REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم سہ شنبہ — ۱۲ صفر ۱۳۷۶ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ — ۱۸ تبوک ۱۳۳۵ھ ش — ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

مری ۱۶ ستمبر۔ کل حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ کمر درد کی وجہ سے حضور نے ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں بیٹھ کر پڑھائیں۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

ربوہ ۱۷ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں

مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کا اخلاص نامہ

کمیشن کے تقرر کی تجویز سراسر خلافِ اسلام ہے۔ کسی احمدی کو ایسے کسی کمیشن کی ضرورت نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاہور ۱۳/۹/۵۶

سیدنا و امامنا فداک نفسی و روحی سلمکم اللہ تعالےٰ بفضلہ

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

سیدنا میں بحیثیت امیر جماعتِ احمدیہ ضلع لاہور حضور کی خدمت اقدس میں اپنی طرف سے بھی اور ضلع لاہور کی احمدی جماعتوں کی طرف سے بشمول جماعت احمدیہ شہر لاہور بھی عرض پرداز ہوں کہ ہم کسی ایسے کمیشن کی تقرری کے سخت خلاف ہیں جس کا ذکر حضور کے اُس جواب میں ہے جو حضور نے مولوی علی محمد اجمیری کے خط کا دیا ہے۔ ہم حضور کو اللہ تعالےٰ کا مقرر کردہ خلیفہ اور مصلح موعود اور پسر موعود یقین کرتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ کسی ایسے کمیشن کا تقرر بلکہ اس کی تجویز بھی ایک خطرناک طور پر خلافِ اسلام تجویز ہے حضور نے بالکل درست ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کے تمام افراد حضور کے اس ارشاد پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ تجویز خلافِ اسلام ہے۔ کسی صحیح الدماغ احمدی کو ایسے کسی کمیشن کی ضرورت نہیں۔ حضور اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ اور حضور کا فیصلہ قطعاً صحیح اور درست اور عین اسلام کے مطابق ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو حضور کے مبارک اور مقدس سایہ میں ہی زندگی اور موت دے آمین

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق وافر عطا فرمائے کہ حضور جو بھی قربانی خدمت اسلام میں ہم سے طلب فرمائیں ہم اسے کما حقہ حضور کے پیش کر دیں آمین والسلام

حضور کا ادنےٰ خادم جان و مال سے حضور کا عاشق

اسد اللہ خان (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور و شہر لاہور)

امریکہ کی تیل کمپنیوں کا فیصلہ

واشنگٹن ۱۷ ستمبر۔ امریکہ کی چودہ بڑی بڑی تیل کمپنیوں نے تیل کے ماہروں کی مدد سے ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ جس کا مقصد ہنگامی حالات میں یورپی ملکوں کو بسہولت تیل بہم پہنچانا ہے۔

حسین شہید سہروردی کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۱۷ ستمبر۔ وزیراعظم جناب حسین شہید سہروردی دو روزہ دورہ کے بعد آج صبح ڈھاکہ سے کراچی واپس پہنچ گئے۔ مرکزی وزراء سید امجد علی۔ جناب دلدار احمد اور سردار امیر اعظم بھی ان کے ہمراہ واپس آگئے ہیں۔ وزیر تجارت جناب ابو المنصور احمد چند یوم کے لئے ڈھاکہ میں ٹھہر گئے ہیں۔

دوسری لنڈن کانفرنس میں شرکت کیلئے ملک فیروز خان نون انگلستان روانہ ہوگئے

کراچی ۱۷ ستمبر۔ وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون کل رات انگلستان روانہ ہوگئے۔ آپ وہاں نہر سویز کے بارے میں دوسری لنڈن کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ وزارت خارجہ کے دو اعلےٰ افسر بھی آپ کے ہمراہ گئے ہیں۔ روانہ ہونے سے قبل آپ نے کہا کانفرنس میں شرکت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نہر استعمال کرنے والوں کی انجمن میں شرکت کے بھی پابند ہیں۔

— ڈھاکہ ۱۷ ستمبر مشرقی پاکستان کی متحدہ اسمبلی پارٹی نے جناب ابو حسین سرکار کو دوبارہ اپنا لیڈر منتخب کر لیا ہے۔

ضروری اعلان

(از مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

مندرجہ ذیل کتب اگر کسی دوست کے پاس ہوں تو وہ وکالت تبشیر ربوہ کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مناسب قیمت ادا کر دی جائے گی

(۱) مکتوبات امام ربانی جلد دوم
(۲) تفہیمات الٰہیہ جلد دوم
(۳) سوانح احمدیہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خوابوں کے ذریعے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافتِ حقہ کی صداقت کا انکشاف

مستری اللہ دتا صاحب اف کرتو اور ان کی اہلیہ کی خوابیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

(۱) ۱۹۳۳ء میں بیعت کرنے سے چند ماہ پہلے ایک خواب دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ خواب بیان کرتا ہوں۔ بندہ یہ دعا کرتا ہوا سو گیا۔ کہ مولا کریم ہم اَن پڑھ کدھر جائیں۔ اِدھر جائیں تو کہتے ہیں۔ کہ ہم سچے ہیں۔ اُدھر جائیں تو کہتے ہیں کہ ہم سچے ہیں میرے خدا۔ تو آپ ہی میری دستگیری فرما۔ خواب میں دیکھا ایک آدمی بڑے جلال کے ساتھ میرے ایک رخسار پر طمانچہ لگا کر کہتا ہے۔ کہ تم اندھے ہو۔ یہ چاند چڑھا ہوا ہے اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ میں نے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا۔ جدھر وہ اشارہ کرتا تھا۔ تو مجھے چاند نظر آیا۔ جیسے اندھیری راتوں کا ہوتا ہے۔ پھر بندہ کی آنکھ کھل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خواب کی بناء پر احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

(۲) تھوڑا ہی عرصہ گزرا۔ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب اور آپ کے موجودہ خلیفہ صاحب نے حج نہیں کئے۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حج بدل کا ثبوت دیا۔ مگر حضور کے حج کے متعلق مجھے علم نہیں تھا۔ میں نے وعدہ کیا۔ کہ میں کسی عالم سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ تو اسی رات کو بندہ نے دعا کی۔ کہ مولا کریم ہم تو اَن پڑھ ہیں۔ مسائل بھی تو خود ہی سمجھا دے۔ تو بندہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ ہمارے گاؤں کے شمالی جانب تقریباً دو فرلانگ پر حضور شاہانہ تخت پر بیٹھے ہوئے مغرب کو جا رہے ہیں۔ اس تخت کو چار آدمی اٹھائے جا رہے ہیں۔ وہ آدمی عام آدمیوں کی طرح نہیں ہیں۔ میں ان کو فرشتے سمجھتا ہوں۔ قد بہت ہی لمبے ہیں۔ ان کے چہرے نظر نہیں آتے تھے۔ اور ان کی رفتار بھی بہت تیز تھی۔ کچھ آدمی ادھر ادھر اور پیچھے دوڑتے جا رہے ہیں۔ بندہ کو بھی خبر ہوئی۔ میں بھی پیچھے دوڑا۔ اور ایک آدمی میرے ساتھ تھا۔ وہ راستے میں کیچڑ اور پانی دیکھ کر رہ گیا۔ اور میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ ایک آدمی مجھے کہنے لگا۔ کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں نے عرض کی میں احمدی ہوں۔ میں حضور سے ملنا چاہتا ہوں۔ تو آگے کی طرف ہو کر حضور کی زیارت ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ حضور مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کے بعد بیدار ہو گیا۔ صبح ہی میں نے اس آدمی کو کہہ دیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حج کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا اتنی جلدی آپ کو کس نے بتا دیا۔ میں نے خواب سنا دی۔ بندہ کو اسی وقت یقین ہو گیا تھا۔ کہ حضور نے حج کیا ہوا ہے۔

(۳) ۱۹۵۳ء میں بندہ نے رات کو دعا کی۔ کہ اے ہمارے قادر خدا تو نے حضرت ابراہیم السلام کو مخالفین کی آگ سے محفوظ رکھا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ابراہیمؑ کہا ہے۔ اُن کی قوم پر آج مخالفین نے آگ بھڑکا دی ہے۔ اس آگ کو مولا کریم گلزار کر دے۔ اچانک ہی میرے کان میں آواز پڑی۔ کہ گلزار کر دوں۔ میں نے عرض کی جی ہاں گلزار کر دو۔ تو دوبارہ آواز آئی۔ کہ اچھا گلزار ہو جائے گی۔ تو اگلے روز ہی لاہور میں امن ہو گیا۔ اس کے بعد بندہ بیدار ہو گیا۔ صبح ہونے والی تھی۔ بندہ نے اسی وقت مسجد میں جا کر چند دوستوں کو خواب سنا دی۔ حضور ان نشانات کے ہوتے ہوئے وہ کونسی طاقت ہے۔ جو احمدیت اور آپ کی خلافت سے علیحدہ کر سکے۔ ہمارے لئے تو یہی راہِ نجات ہے۔ کہ ہم آپ کی خلافت سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔ مخالفین کہتے ہیں۔ کہ خلیفہ ربوہ کے پیغام سن کر خوابیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ مگر وہ بیچارے کیا کریں۔ جن کو ۴۲ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے ان باتوں سے محروم رکھا ہوا ہے۔ روحانی نعمتیں انہی کو نصیب ہوتی ہیں۔ جو خلافت روحانی سے وابستہ ہوں۔

ایک اور خواب میری بیوی کو آئی۔ گذشتہ جلسہ سالانہ سے چند یوم پہلے میری بیوی نے خواب میں دیکھا۔ ایک بزرگ بہت ہی سفید لباس نورانی چہرہ ہمارے گاؤں کی جنوبی طرف ایک بہت شاندار تخت پر بیٹھے ہوئے مغرب کو جا رہے ہیں۔ اس بزرگ کے چہرے پر چاند کی طرح روشنی ہے۔ ساتھ بہت ہجوم جا رہا ہے۔ اور لوگ بہت خوش ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ امام مہدی آگیا ہے۔ وہ کہتی ہے۔ کہ میں نے خواب میں خیال کیا۔ کہ ہم نے تو امام مہدی کو مانا ہوا ہے۔ اور یہ کہتے ہیں اب آگیا۔ تو میں نے غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ تخت نشین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ گویا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ قائم مقام حضرت مسیح موعودؑ دکھلائے گئے ہیں جیسے حضور فرماتے ہیں کہ وہ میرا نظیر ہوگا۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ میں نے کہا الحمد للہ ہم نے تو پہلے مانا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ یہ خوابیں ہم حلفیہ عرض کرتے ہیں۔ ان نشانوں کے ہوتے ہوئے ہم ایمان میں کیسے متزلزل ہو سکتے ہیں۔ گو ہم دیہاتی ہیں اَن پڑھ ہیں۔ مگر اسلام احمدیت اور خلافت ثانی کے عاشق ضرور ہیں۔ اور عشق بھی وہ ہے۔ جو صرف سنا سنایا نہیں بلکہ مشاہدہ سے حاصل ہوا ہے۔

آپ کا ادنیٰ غلام مستری اللہ دتا سکنہ کرتو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔

فیروز الدین صاحب مغلپورہ لاہور کا ایک خواب

سیدنا و اماما جناب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں قادیان کا قدیمی باشندہ ہوں۔ خادم نے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

۱۹۰۸ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ تو حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ خادم ۱۲ ستمبر ۱۹۱۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۷ء تک کاٹھگڑھ متصل تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور میں پٹواری رہا ہے۔ ۱۹۱۴ء میں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ بسترِ علالت پر تھے۔ اور چودھری نواب خاں صاحب پنشنر تحصیلدار دسوہہ میں سب رجسٹرار تھے۔ ہم دونوں برائے زیارت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ قادیان آئے۔ حسب توفیق انہوں نے اور میں نے نذر گذاری پھر ہم دونوں واپس آگئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور حضور خداوند تعالیٰ کی طرف سے خلافت پر مامور ہوئے۔ ان دنوں تحصیل دسوہہ میں ہماری جماعت کے سیکرٹری چودھری نبی بخش صاحب مرحوم اجمیری تھے۔ جو مولوی علی محمدؐ صاحب اجمیری کے باپ تھے۔ اور مخلص احمدی تھے۔ ہم لوگ نماز جمعہ چودھری نواب خاں صاحب کے مکان واقعہ دسوہہ میں پڑھا کرتے تھے۔ چھوٹی سی جماعت چند آدمیوں پر مشتمل تھی۔ چودھری نبی بخش صاحب مرحوم نے جمعہ کے دن فرمایا۔ کہ ہم نے بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کرلی ہے۔ کیا تم اور چودھری صاحب نے (یعنی میں نے اور چودھری نواب خاں صاحب مرحوم نے) بیعت کرلی ہے۔ لیکن ہم دونوں نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ چودھری نواب خاں صاحب مرحوم نے جواب دیا۔ کہ ابھی نہیں۔ چودھری نبی بخش صاحب مرحوم نے کہا۔ کہ اگر آئندہ جمعہ تک تم لوگ بیعت نہیں کروگے۔ تو ہم تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنے گاؤں چلے گئے۔ میں نوجوان تھا۔ اور چودھری نواب خاں صاحب بوڑھے آدمی اور عالم تھے۔ انہوں نے بعد میں مجھ سے کہا۔ کہ یہ یونہی فتنہ سا کھڑا ہو گیا ہے۔ جو جلد فیصلہ ہو جائے گا۔ بیعت میں کیا جلدی ہے۔ مگر میرا دل مطمئن نہ ہوا۔ میں ہر روز نماز میں دعائیں مانگتا رہا۔ اور خاصکر جب جمعرات کا دن آگیا۔ تو اسی رات عشاء کی نماز میں خادم نے بہت ہی گڑگڑا کر عاجزی سے خداوند کریم کے حضور دعا کی۔ اسی رات نماز تہجد سے پہلے وقت مجھے ایک خواب آیا۔ جو من وعن درج ذیل ہے۔

میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اپنے مطب میں حسب معمول تشریف فرما ہیں۔ اور اسی طرح دری پر بیٹھے ہوئے سامنے وہی چھوٹی سی میز رکھی ہوئی ہے۔ میں السلام علیکم کہہ کر اُن کے قریب دروازہ کی طرف بیٹھ گیا۔ اور عرض کی کہ حضور نے رپورٹ کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں بچہ نہیں ہوں۔ میں نے قریب سو سال دنیا میں گذارے ہیں۔ میں سربراہ نمبردار تھا۔ اصل نمبردار نابالغ تھا۔ اب وہ بالغ ہو گیا ہے۔ اسی نے اپنا کام خود سنبھال لیا ہے۔

بعدہٗ میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ میں نے وضو کیا۔ اور اسی وقت خط حضور اقدس کی خدمت میں لکھا۔ اور یہ خواب من وعن درج کر دی۔ اور عرض کی کہ حضور خادم کی بیعت منظور فرما دیں۔ یہ خواب ۱۹۱۴ء سے آج تک کئی صاحبان کے سامنے بیان کیا ہے۔ اسی دن سے خادم حضور کو خلیفہ برحق مانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے اس ایمان کو تادم واپسیں قائم رکھے۔ آمین حضور میں اب بوڑھا اور کمزور ہوں۔ میرے لیے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر کرے۔ خادم فیروز الدین قادیانی برمکان بشیر احمد وارڈ کیپر آبادی گنج مغلپورہ حسین منزل نزد تھانہ پولیس مغلپورہ لاہور

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ ؍ دسمبر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مخالفین اور موجودہ منافقین میں حیرت انگیز مشابہتیں

از صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے

اللہ تعالیٰ کے دیگر بے شمار فضلوں اور احسانوں کے علاوہ الٰہی جماعتوں پر یہ بھی اس کا ایک بڑا فضل ہوتا ہے۔ کہ وہ الٰہی سلسلوں میں اور ان کے مخالفین میں آپس میں شدید مشابہت رکھ دیتا ہے۔ ہر ایک الٰہی سلسلہ کو قریباً ایک ہی قسم کے حالات اور ایک ہی نوعیت کے امتحان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک سعید الفطرت انسان کے لئے ہر نئے قائم ہونے والے الٰہی سلسلہ کے وقت اس کا تطابق پہلے الٰہی سلسلوں سے کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے آبِ ایمان کے مبارک اور پُرنور پانی سے سیراب کر لیتا ہے۔

دشمن خواہ اندرونی یعنے منافقین کا گروہ ہو یا بیرونی یعنے منکرین کا گروہ ہو۔ اپنے اپنے رنگ میں ہر نئے قائم ہونے والے الٰہی سلسلہ کی مخالفت ضرور کرتا ہے۔ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ آجکل ہماری جماعت بھی اسی قسم کے حالات سے دوچار ہے اور منافقین کی سازشوں پر بیرونی مخالفین دل کھول کر خوشیاں منا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ازل سے آج تک الٰہی جماعتوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ ہر سعید الفطرت انسان سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ کہ آج جماعت احمدیہ جن حالات سے دوچار ہے وہ ویسے ہی ہیں جیسے آج سے تیرہ سو سال قبل خلیفہ ثالث و خلیفہ چہارم کے زمانہ میں مسلمانوں کو پیش آئے تھے۔ اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیوں منکرین اور منافقین کا گروہ، باوجود الٰہی سلسلوں کی تاریخ سے واقف ہونے کے۔ ہر نئے قائم ہونے والے سلسلہ الٰہی کی مخالفت ایک ہی انداز سے کرتا ہے آخر کیوں مخالفین اپنی پوری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ اور اس چھوٹی سی جماعت کو ختم کرنے کے عزم سے اس پر حملہ آور ہوتے ہیں اور کیوں اندرونی دشمن اپنی چالاکی اور سیاست کے ساتھ اندرونی طور پر فتنہ کو بھڑکانا چاہتا ہے۔ تا اس سلسلہ کی عمارت ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم اور نابود کر کے رکھ دی جائے۔

جہاں تک بیرونی مخالفین کا تعلق ہے ان میں اکثریت جاہل عوام کی ہوتی ہے۔ جو اپنے مذہبی راہنماؤں کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ اور مذہبی راہنما ہر نئے سلسلہ الٰہیہ کے قیام کے وقت مذہب کی اصل روح اصل تعلیم اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسکے خوف سے کلیتہً بے بہرہ ہونے کی وجہ سے مذہب کو ایک دوکان اور تجارت بنا کر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دے کر اپنی پیٹ پوجا کا سامان کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ مذہب کی آڑ میں ہر قسم کی دھوکا دہی۔ جالبازی نفس پرستی اور ہوس پرستی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ غرض مذہب ان کے نزدیک نعوذ باللہ شیطان کا پیدا کردہ ذریعہ معاش ہوتا ہے۔ دوسری طرف قوم کا سنجیدہ وسیع النظر اور تعلیم یافتہ طبقہ مذہبی راہنماؤں کی ان کرتوتوں کو دیکھنے کی وجہ سے مذہب کو ایک دھوکا ایک ڈھونگ اور ایک فریب سمجھ کر دہریت کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نئے قائم ہونے والے سلسلہ الٰہیہ کی عوام کے ہر طبقہ کی طرف سے مخالفت ہوتی ہے۔ اور اس بات میں ہر گروہ دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے اور مذہبی راہنما تو سب سے آگے نکل جاتے ہیں کیونکہ اس سلسلہ کے قیام میں انہیں اپنی دوکانداری ختم ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ مخالفت ہر طبقہ اپنی خاص قلبی کیفیات اور اپنی محدود نظر سے کر رہا ہوتا ہے۔ جو خود مذہب کو تجارت کا ذریعہ بناتا یا بنتا دیکھتا ہے وہ خود مذہب کی اصلیت اور مذہبی جماعتوں کی کیفیت سے کلیتہً بے بہرہ اور ناواقف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر نئے الٰہی سلسلہ کو بھی باوجود پہلے الٰہی سلسلوں کی تاریخ اور ان پر گذرے ہوئے حالات سے واقف ہونے کے جدید رنگ میں تجارت کا ذریعہ ہی سمجھتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقین کے طبقہ میں کچھ لوگ (جیسے ابن ابی سلول وغیرہ) تو ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں تکبر اور بڑائی پائی جاتی ہے۔ وہ کسی کو خواہ اپنی ذات میں کتنا ہی دیانت دار کیوں نہ ہو اقتدار حاصل کرتے نہیں دیکھ سکتے۔ اور انتہائی قسم کا بغض ان کے دلوں میں نہ صرف چند صاحب اقتدار لوگوں ہی کے لئے بلکہ جماعت کی تنظیم اور اس کے ہیڈ کے لئے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی لوگ دراصل فتنہ کا موجب ہوتے ہیں۔ اور منافقین کے گروہ کا دوسرا طبقہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو یا تو کسی تنظیمی امر میں آکر سزا یافتہ ہوتا ہے۔ یا اسے کم علمی اور نادانی اور تعصب کی بناء پر جماعت کی تنظیم سے بے انصافی اور زیادتی کا شکوہ ہوتا ہے۔ یا پھر بعض لوگ بوجہ علم دین کی کمی۔ معترضانہ طبیعت اور جہالت کے چھوٹی چھوٹی باتوں سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

غرض منافقین کا گروہ انہی دو اقسام کے اشخاص کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اور دراصل ہر دو اقسام کے اشخاص دہریہ۔ مذہبی علم اور اس کی اصل روح سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ الٰہی سلسلوں میں رہنے اور اس کی اور جماعت کی تائید میں سینکڑوں نشانات دیکھنے کے باوجود سلسلہ الٰہیہ کے خلاف اُن کا فتنہ برپا کرنا دراصل خدا تعالےٰ کی ذات سے لڑنے کے مترادف ہے۔ اور اس بات کی توقع ہم ایک باخدا انسان سے نہیں کر سکتے۔

پھر ایک اور خاص بات جو منافقین اور ان کے فتنوں میں کام کرتی نظر آتی ہے۔ یہ ہے کہ گو منافقین انبیاء کے زمانہ ہی میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن وہ انبیاء یا مضبوط خلفاء کی زندگی میں اپنے فتنہ کو تنظیمی لحاظ سے مضبوط رنگ میں اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ البتہ انفرادی طور پر ان کے دلوں میں بغض اور حسد کی آگ بھڑک رہی ہوتی ہے۔ جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں بھی منافق موجود تھے۔ لیکن ان کو جرأت نہ ہو سکی۔ کہ وہ کوئی شرارت کر سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر فتنہ اٹھا۔ لیکن ارتداد کی شکل میں اٹھا۔ جس کو حضرت خلیفہ اول ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال دانشمندی سے ختم کر دیا۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ کی زندگی میں بھی منافق موجود تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضؓ کے مرتدین کے فتنہ کا مقابلہ کرنے اور حضرت عمر رضؓ کی بہترین ڈپلومیسی رعب اور سختی نے اس سانپ کو اپنے کٹار سے نکلنے کی جرأت نہ کرنے دی۔ لیکن یہ فتنہ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کے ۶ سال گذرنے کے بعد تنظیمی رنگ میں اٹھا۔ کیونکہ منافقین اپنی سمجھ کے مطابق خلیفہ کو بوڑھا۔ کمزور اور نرم دل محسوس کر کے گمان کرتے تھے۔ کہ اب ان کی کامیابی کا وقت آگیا ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی منافق موجود تھے۔ اور حضرت خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ لیکن ان کی جرأت تنظیمی رنگ میں فتنہ اٹھانے میں روک بنی رہی۔ گو خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی انہوں نے سر اٹھایا لیکن حضور نے کمال دانشمندی سے ان کو چپ کرا دیا۔ پھر یہ فتنہ حضورؓ کی وفات کے بعد نئے رنگ میں اٹھا۔ اور خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا بڑی جرأت سے مقابلہ کیا۔ پھر آپ کے ۴۰ سالہ مضبوط عہد خلافت میں کسی کو اس قسم کے فتنہ اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ گو وقتاً فوقتاً فتنے اٹھے۔ لیکن ان کو کوئی وسیع تنظیمی حیثیت حاصل نہ تھی۔

آج حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زندگی میں دوبارہ فتنہ اٹھا ہے۔ وہ کیا بلحاظ اپنی اصلیت اور کیفیت کے اور کیا باعتبار اپنے پیدا ہونے کی وجوہات کے اور اپنے خاص رنگ کے حضرت عثمان رضؓ بن عفان اور حضرت علی رضؓ ابن ابی طالب رضؓ کے زمانہ میں پیدا ہونے والے فتنہ سے سو فی صدی مشابہ ہے۔

لیکن آج خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کمال دانشمندی سے اسی فتنہ کو اٹھتے ہی دبا لیا گیا۔ اور خداوند قدوس و قیوم کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ یہ وہ صورت اختیار نہ کر سکا۔ جو اس نے اس سے قبل حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے زمانہ میں اختیار کر لی تھی۔

درخواست دعاء

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چودھری محمد الدین صاحب گوکھوٹور محمد مہاجر کی بیوی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ باوجود کثیر علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ اس لئے احباب کی خدمت میں دعا جاری رکھنے کے لئے درخواست ہے۔

(چودھری) عبد الحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ کے فتنہ کو اٹھانے والے ابن سبا اور محمد ابن خلیفہ اول رضؓ تھے۔ جنہوں نے چند سزا یافتہ تنظیم سے متنفر بے علم اور بے دین لوگوں کو اپنے گرد جمع کرکے فتنہ کی ابتدا کی۔ گو یہ صحیح ہے۔ کہ بعد میں کئی سادہ لوح نو مسلم بھی اس فتنہ کی لپیٹ میں آگئے۔ لیکن ابتدا اسکی چند گنتی کے ہی آدمیوں نے کی تھی۔ لیکن مخالف یہ اثر ڈالتے رہے۔ کہ گویا شروع ہی میں ایک کثیر تعداد مسلمانوں کی حتیٰ کہ باکمال صحابہ مثلاً حضرت طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ وغیرہ خلافت حقہ کے خلاف ہوگئی۔ اور صرف خلیفۂ وقت کی قوم کے لوگ اور رشتہ دار ان کے ساتھ رہ گئے!

اسی طرح موجودہ فتنہ کی ابتدا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان ہی سے ہوئی۔ پھر چند تنظیم سے متنفر لوگ بھی ان کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ جن کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ لیکن مخالف آج بھی وہی اثر لے رہا ہے۔ جو تیرہ سو سال قبل حضرت عثمان رضؓ کے خلاف اٹھنے والے فتنہ سے تھا۔ یعنی گویا ایک کثیر تعداد احمدیوں کی خلیفۂ وقت کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ آفاق لکھتا ہے کہ "میرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے تقریباً دو ہزار مخالفین کو منافق قرار دے دیا۔" نوائے پاکستان نے تو حد ہی کر دی۔ کہتا ہے۔ کہ

"میرزا بشیر الدین محمود کے خلاف قادیانیوں نے ..... عدم اعتماد کی تحریک شروع کر دی ہے۔"

یعنی احمدیوں کی اکثریت نعوذ باللہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف فتنہ میں شامل ہوگئی ہے۔

پھر منافقین نے حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں بھی اپنا کام نکالنے کے لئے حضرت علی رضؓ جیسے بے لوث۔ بے غرض اور مخلص اور جلیل القدر صحابی کا نام جھوٹے طریق پر ان کی خلافت کے حق میں اچھالنا شروع کر دیا تھا۔ اور کئی طرح کے جھوٹ حضرت علی رضؓ کی طرف منسوب کرکے مشہور کر دیا تھا۔ کہ آپ نعوذ باللہ خلیفۂ وقت کی معزولی کے حق میں ہیں۔ اور خلافت کے متمنی ہیں چنانچہ "سیرت عثمان بن عفان" میں عمر ابوالنصر لکھتا ہے کہ

"معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ فتنہ پردازوں کے مددگار تھے۔ وہ اہل مصر کو لکھا کرتے تھے۔ کہ حضرت علی رضؓ اس کام میں ان کے پورے شریک ہیں۔ .... کچھ بعید نہیں کہ مدینہ سے اہل مصر کے نام حضرت علی رضؓ کی طرف سے خط لکھے بھی گئے ہوں۔ گو حضرت علی رضؓ کو اس کا کوئی علم نہ تھا۔"

(شرح اردو صفحہ ۱۳۴)

پھر مصنف عبداللہ ابن سبا کے متعلق لکھتا ہے:۔

"وہ ان سے یہ بھی کہتا۔ کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے۔ اور حضرت علی رضؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصی ہیں ..... اور عثمان نے خلافت بغیر کسی حق کے ہتھیا لی ہے۔ اور وصی رسول اللہ کا حق چھین لیا ہے۔" ترجمہ اردو صفحہ ۱۳۱ و صفحہ ۱۱۴

پھر یہی مصنف اپنی رائے حضرت علی رضؓ کے متعلق یوں دیتا ہے:۔

"جب ہم کہتے ہیں کہ حضرت علی اپنے واسطے خلافت چاہتے تھے۔ اور اس امر میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے۔ تو ہمارا مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ اگرچہ حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کے عہد میں آپ کو خلافت کی خواہش تھی۔ لیکن آپ نے اس کو بلا چون و چرا تسلیم کر لیا۔ اسی طرح انہوں نے حضرت عثمان رضؓ کے عہد میں بھی آپ کے مقابلہ میں اپنے لئے کوشش نہیں کی۔" (ترجمہ اردو صفحہ ۱۱۵)

یہی بات ہمیں موجودہ فتنہ میں بھی ملتی ہے۔ کہ منافقین نے جماعت کی دو قابل قدر اور بہت ہی مخلص ہستیوں کا نام خلافت کے لئے لینا شروع کیا۔ اور کئی جھوٹ ان کے متعلق بولے۔ اور باوجود اس کے کہ ان بزرگوں نے حضرت علی رضؓ کی طرح منافقین سے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ لیکن مخالف یہی کہتا ہے۔ کہ دراصل وہ خلافت کے متمنی ہیں۔ چنانچہ نوائے پاکستان ۹ اگست یوں لکھتا ہے کہ

"........ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے اپنے ایک خط میں مرزا محمود سے اپنی معنے خیز عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ کہ چوہدری صاحب نے اپنے متعلق خلافت سے دستبرداری کا اظہار نہیں کیا ہے۔ چوہدری صاحب کو اگر اس بات کا یقین ہوگیا۔ کہ وہ آئندہ کے لئے جماعت کے خلیفہ مقرر نہ ہو سکیں گے۔ تو وہ مرزا ناصر احمد کے بجائے حکیم نورالدین کے بیٹے عبدالمنان عمر کو خلیفہ تسلیم کر لیں گے"

ایک اور بڑی اہم بات ہمیں ان دونوں فتنوں میں یکساں نظر آتی ہے۔ کہ حضرت عثمان رضؓ کے آخری ۶ سالہ خلافت کے دوران میں فتنہ اٹھنے کی وجہ آپ کا بڑھاپا۔ کمزوری اور طبیعت کی نرمی نظر آتی ہے۔ جس سے منافقین کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل گیا۔ اگر یہ وجہ نہیں تو سوال یہ ہے کہ فتنہ کیوں حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ کی پہلی ۶ سالہ خلافت کے دوران میں دبا رہا اور کیوں اس وقت اٹھا جبکہ منافقین نے گمان کیا۔ کہ ان کا خلیفہ ۸۰ سالہ بوڑھا کمزور اور لاغر ہو چکا۔ اور اب فتنہ کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس حقیقت یہی ہے۔ کہ منافقین کی نظر میں خلیفۂ وقت کا بڑھاپا اور کمزوری کا وقت اس فتنہ کے اٹھانے کے لئے بہترین وقت تھا۔ یہی بات موجودہ خلافت کے دوران میں ہوئی۔ اور منافقین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر اور علالت سے غلط نتیجہ نکالا۔ کہ اب فتنہ اٹھانے کا بہترین موقعہ ہے۔ خلافت کی معزولی کا سوال اٹھایا۔ اور کہا۔ کہ خلیفہ بوڑھا ہو چکا ہے۔ اس لئے اب اس کو معزول کر دینا چاہیئے۔ اس کی بجائے خلیفہ اول رضؓ کے بیٹے کو نیا خلیفہ بنا لینا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی منافقین نے یہ چال بھی چلی۔ کہ چند بڑی اور مخلص ہستیوں کا نام خلافت کے لئے لینا شروع کر دیا۔ تا ان کا کام بن جائے۔ ان کو یہ یقین تھا۔ کہ یہ لوگ تو ہماری سازش کے خلاف ہی ہیں، ہاں ہم ان کے نام کو استعمال کرکے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ اور خلیفۂ وقت کی معزولی کے بعد میدان تو ہمارے ہی ہاتھ رہے گا۔ کیا یہ وہی بات نہیں۔ جو خلیفۂ برحق حضرت عثمان رضؓ کے خلاف فتنہ میں کام کرتی ہوئی ہمیں نظر آتی ہے۔ کیا اس فتنہ میں موجودہ فتنہ کی طرح خلیفہ اول کے بیٹے کا ہاتھ نہیں تھا۔ اور اس کی خلافت کا سوال نہیں اٹھایا جا رہا تھا؟ اگر کہو نہیں تو غلط ہے کیونکہ مصر سے جو وفد مدینہ کے محاصرہ کے لئے نکلا ہے۔ اس کے متعلق ابوالنصر لکھتا ہے کہ:۔

"اہل مصر جیسا کہ ابن سبا نے انہیں سکھایا تھا۔ حضرت علی رضؓ اور محمد بن ابوبکر رضؓ کو (خلیفہ بنانا) چاہتے تھے۔"

حضرت علی رضؓ کی خلافت کا سوال اٹھانا منافقین کی ایک چال تھی۔ جس کا ذکر میں کر چکا ہوں۔ ہاں اس حوالے سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ گو بڑا ہاتھ ابن سبا کا فتنہ میں تھا۔ لیکن محمد بن ابوبکر رضؓ کو خلافت کے منصب کے لئے آگے کیا جا رہا تھا۔ پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا محمد بن ابوبکر رضؓ کی خلافت کے لئے حضرت علی رضؓ کا نام نہیں استعمال کیا گیا؟ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے۔ اور یقیناً صحیح ہے۔ تو خدارا ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کریں۔

ایک اور امر جو اس سلسلہ میں قابل ذکر ہے، وہ یہ ہے کہ چونکہ خلیفہ کی معزولی کی دلیل محض اس کا بڑھاپا اور کمزوری قرار دیکر منافقین کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے ہر دو زمانہ کے منافقین نے ہر دو زمانہ کے خلفائے وقت یعنی عثمان بن عفان رضؓ اور سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی پر بے بنیاد اور فضول اعتراضات بھی کرنے شروع کر دیئے۔

جب ہم ان اعتراضات پر منصفانہ نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ معلوم کرکے حیرت ہوتی ہے۔ کہ ہر دو خلفاء پر کیے گئے اعتراضات ایک ہی نوعیت۔ ایک رنگ کے بلکہ ایک ہی ہیں۔ گو منافقین نے جھوٹ ہی بولا۔ لیکن ان کا جھوٹ ان کے منہ پر پڑ گیا۔ کیونکہ یہ کامل مشابہت جو حضرت عثمان رضؓ سے حضور کی ثابت ہے۔ آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔

حضور کی ذات عالی صفات پر منافقین نے جو جھوٹے الزامات عائد کرکے عام طبقہ میں پھیلانے شروع کر دیئے تھے۔ ان کا اندازہ آج کل کے اخبارات سے ہوتا ہے، جو ان منافقین کی ترجمانی کر رہے ہیں۔

غلام رسول کے آفاق والے انٹرویو میں سب سے پہلا اعتراض جو کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "امیر جماعت احمدیہ عزل خلیفہ کے قائل نہیں لیکن میں اور میرے ساتھی اس کے قائل ہیں۔ کہ خلیفہ کو معزول کیا جا سکتا ہے" دوسری طرف حضرت عثمان رضؓ عزل خلیفہ کے قائل نہیں تھے لیکن ابن سبا اور اس کے ساتھی اس کے قائل تھے کہ خلیفہ معزول کیا جا سکتا ہے۔

حضرت عثمان رضؓ کو خلافت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ملی تھی۔ کہ "ایک قمیص خدا تعالیٰ تمہیں پہنائے گا۔ لوگ وہ قمیص اتارنا چاہیں گے۔ مگر تم مت اتارنا۔" اور آپ اس وقت جبکہ آپ سے منافقین نے خلافت کی معزولی کا سوال پیش کیا۔ یہ جواب دینے میں سو فی صدی حق بجانب تھے۔ کہ "میں وہ قمیص ہرگز نہیں اتار سکتا۔ جو خدا نے مجھے پہنائی ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی خلعت خلافت اور خطاب مصلح موعود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دیا گیا۔ لہٰذا آپ حضرت عثمان رضؓ کی طرح اپنی معزولی کے مطالبہ پر یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔

"میں خدا تعالیٰ ہی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی۔ کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ .... لیکن جو کچھ بھی ہو۔ اس نے مجھے پسند کر لیا۔ اور اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے اتار نہیں سکتا۔ جو اس نے پہنایا ہے۔" (ٹریکٹ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے)

اب ہم معترضین سے یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ان حالات کی روشنی میں اگر حضرت عثمان رضؓ کی خلافت پر تبصرہ کرتے ہوئے کوئی یوں لکھے۔ کہ "(نعوذ باللہ) ان کے دماغ کی تھکاوٹ کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ موت کے خوف سے کانپتے اور خلافت سے دستبرداری کو منشاء ایزدی کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ تو اس کے متعلق ان کا کیا فتویٰ ہوگا؟

(باقی)

کبھی انکار کبھی اقرار

خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غیر مبائعین کی تضاد بیانیاں

(از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل)

غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کی جماعت میں "خلافت" کے قائل ہیں یا منکر؟ یہ ایسا امر ہے کہ جس کا فیصلہ اب خود غیر مبائعین کے لئے بھی کرنا دشوار اور سخت مشکل ہے۔ کیونکہ اصولی رنگ میں ان کا یہ اعتقاد ہے کہ:۔

(ا) "کیا ساری الوصیت" میں کہیں ایک حرف بھی ایسا ہے جس سے اپنے بعد سلسلہ خلافت کے قیام کی طرف اشارہ پایا جاتا ہو؟ قدرت ثانی کے الفاظ میں خلافت کا کوئی ذکر نہیں۔"

(پیغام صلح ۵ر ستمبر ۵۶ء)

(ب) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جن کی نسبت ان کے داماد مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ "وہ ہماری جماعت کا ایک ستون" تھے۔

(پیغام صلح ۲۸ر اپریل ۱۹۴۳ء)

وہ ۱۹۳۳ء میں تحریر کرتے ہیں کہ:۔
"جب حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے، کوئی نیا دین نہیں لائے تھے تو آپ کی خلافت کیسی؟ اسلئے آپ کو کوئی آیت استخلاف بھی الہام نہیں ہوئی اور نہ آپ نے وصیت میں اپنی خلافت کا ذکر کیا۔ پس ہم اس بدعت کے کیوں مرتکب ہونے لگے؟"

(مرآۃ الاختلاف صا۱۷)

(ج) غیر مبائعین کا ایک اخبار جواب بند ہو چکا ہے لکھتا ہے:۔
"ہم لوگ تو سرے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کے ہی قائل نہیں"۔

(ینگ اسلام ۱۵ر مارچ ۱۹۴۰ء)

مگر دوسری طرف

غیر مبائعین اپنے قول و فعل سے یہ بھی کہتے ہیں کہ سلسلہ خلافت جاری ہے مثلاً:۔
(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اکابر غیر مبائعین کے دستخطوں سے اعلان ہوا اور ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کو انہوں نے ہمیشہ کے لئے "خلافت" کے قیام پر اپنے ہاتھ باندھ کر کہہ دیا کہ:۔
"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ... کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان ... کل قوم نے ...... جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب .... وخاکسار خواجہ کمال الدین۔"

(اخبار بدر ۲۔ جون ۱۹۰۸ء)

(۲) خود ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو بعد میں "خلافت" کو "بدعت" کہنے لگ گئے تھے۔ ۲۹ر جنوری ۱۹۰۹ء کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے کے لئے جو "وصیت" صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد اپنے قلم سے لکھ کر کی۔ اس میں آئندہ کے لئے "خلیفہ" ہونا تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔
"اگر میرے مرنے کے بعد میری اولاد ذکور واناث نابالغ رہ جائیں تو ان کی تعلیم و تربیت و تزویج وغیرہ کا انتظام بطور گارڈین خلیفہ وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سرپرستی میں کیا جائے۔ المرقوم ۲۹۔ جنوری ۱۹۰۹ء
العبد: بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن بھیرہ"

(۳) اب حال ہی میں "الفضل" کے شکنجہ میں آکر اخبار پیغام صلح کو بھی یہ لکھنا پڑا کہ:۔
"ہم یقیناً حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفۃ المسیح مانتے اور انہیں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ یقین کرتے ہیں ...... جبتک حضرت مولانا زندہ رہے تمام قوم اور انجمن کے تمام ممبران انہیں خلیفۃ المسیح مانتے رہے"

(پیغام صلح ۵ر ستمبر ۵۶ء)

گویا اکابر غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد "سرے سے خلافت کے ہی قائل نہیں" اور اس امر کو "بدعت" یقین کرتے ہیں کیونکہ رسالہ "الوصیت" میں بقول ان کے خلافت کا کوئی ذکر نہیں"، مگر اس کے باوجود وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو "خلیفہ" اور "خلیفۃ المسیح اور خدا کا مقرر کردہ خلیفہ یقین کرتے ہیں"۔ اور "سرے سے خلافت کے قائل بھی نہیں" "کیونکہ یہ "بدعت" ہے۔

ناظرین! ان دونوں قسم کی تحریرات کو پڑھ کر آپ کیا سمجھے؟

ایک اور زبردست ثبوت

اکابر غیر مبائعین جن "محمود ایدہ اللہ الودود" کو آج "یزید سے مشابہت" دے رہے ہیں۔ اور ان کے لاکھوں ماننے والوں کے حق میں کہتے ہیں کہ "ان کا نام محمودی ہے احمدی نہیں" اور جن کو وہ "محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن" لکھنے سے بھی نہیں شرمائے۔ ان کی عظمت شان اور ان کی "خلافت" پر ہم غیر مبائعین کے ہی سابق امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کی ہی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ حسب الہام "صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے" یہ شہادت اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ غیر مبائعین محض بغض و تعصب سے سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی "خلافت" کے مخالف ہوگئے ہیں۔ ورنہ پہلے وہ ان کی بلند شان اور عظمت کے ہی اقراری نہیں تھے بلکہ آپ کی "خلافت" کو قبول کرنے کے لئے بھی تیار تھے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۱ء تک بھی جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم اس بات کے قائل تھے کہ حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اولؓ کے بعد بھی "خلافت" ضروری ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ اس عظیم منصب "خلافت" کے ہر طرح لائق و مستحق ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی وہ قلمی شہادت اور اعتراف درج ہے:۔

"دسمبر ۱۹۱۰ء یا جنوری ۱۹۱۱ء کا ذکر ہے۔ جب حضرت مولانا مرحوم کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔ تو ہم نے میاں صاحب سے خود صاف کہہ دیا تھا کہ ہم میں سے کسی کو کوئی خواہش نہیں کہ خلیفہ یا امیر بنے ہم آپ کی خلافت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں"۔

(رسالہ تکفیر اہل قبلہ مصنفہ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم)

میں غیر مبائعین کے سنجیدہ طبع اور نیک فطرت اصحاب کے سامنے یہ عبارت پیش کرکے عرض کرتا ہوں کہ وہ غور کریں کہ کس طرح اس عبارت سے (۱) سیدنا محمود کی عظمت ثابت ہوتی ہے (۲) اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بعد بھی "خلافت" کا ہونا ضروری ثابت ہوتا ہے۔ (۳) نیز جس محمود کو ان کے اخبارات پانی پی پی کر کوسنا ضروری خیال کرتے ہیں وہ محمود تو ان کے اکابر کے نزدیک بھی اتنا پاکیزہ اطوار ہے کہ وہ ان کی "خلافت کو قبول کرنے کے لئے تیار" تھے اور طرہ یہ کہ مارچ ۱۹۱۴ء کے اختلاف کے موقعہ پر بھی جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے دیگر اکابر جماعت نے سیدنا حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کے بلند و بالا مقام کا حلفیہ اور قسمیہ طور پر اعتراف اور اقرار کر رکھا ہے لکھا ہے کہ:۔

"پیارے ناظرین! ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنا بزرگ اور امیر اور ملجاو ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں۔ واللہ علیٰ مانقول شہید"

(پیغام صلح ۲۹۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

کاش کہ ہمارے غیر مبائع اور ہم سے بچھڑے ہوئے بھائی ان حقائق پر غور فرماکر اپنے خیالات میں نظر ثانی فرمائیں۔ تاکہ "خلافت" کے دامن سے وابستہ ہوکر دونوں پارٹیاں حسب ارشاد خلیفہ اولؓ "ایک ہو جائیں اور نیک ہو جائیں"۔

سوچ لو سے سوچنے والو! کہ اب بھی وقت ہے
راہِ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

اکابرین پیغام صلح کی نظر میں

(از مکرم عبد الباسط صاحب مولوی فاضل متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

مولوی محمد علی صاحب مرحوم بانی انجمن اشاعت اسلام لاہور نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے "تشحیذ الاذہان" کے افتتاحی نوٹ پر مندرجہ ذیل الفاظ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خراج تحسین پیش کیا۔

"اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ (حضور ایدہ اللہ کے مضمون کے الفاظ) سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک خارق عادت بات ہے ...... اور وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ **ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔**"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۱۰ء کے موقع پر ایک تقریر کو سراہتے ہوئے مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم نے مندرجہ ذیل بیان دیا۔

"ایک یہ بھی الہام تھا کہ انا نبشرک **بغلام مظهر الحق والعلا** جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا جو مسیح موعود کے بارہ میں ہے کہ یتزوج ویولد لہ یعنی آپ کے ہاں **ولد صالح عظیم الشان** پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں۔ منجملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے اور سنایا ہے اور جس قدر معارف و حقائق بیان کئے ہیں جو بے نظیر ہیں۔ اب کوئی انہیں معمولی سمجھے اور کہے کہ یہ تو کل کے بچے ہیں ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں اور کھیلتے کودتے پھرتے ہیں تو یاد رہے یہ فرعونی خیالات ہیں ...... انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں تھی اور میں نے **ارہاص** کے طور پر یہ سب ارشاد و مشاہدہ کئے ہیں۔ اس لئے میں مان چکا ہوں کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے۔"

(ضمیمہ بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

غیر مبائعین کے دوسرے بڑے رکن خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی قابلیت کو سراہتے ہوئے مخالفین کو آپ کی بے نظیر تفسیر دانی کے متعلق چیلنج ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"صاحبزادہ صاحب جس قابلیت کے ساتھ اپنے لیکچر کو ختم کیا ہے میں اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر جو حقانیت ان کے دل پر مرتسم ہے وہ بڑے بڑے آدمیوں میں نہیں۔ اگرچہ ہم نے کوئی گدی نہیں بنائی مگر میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اور پیروں کے بچے بھی دیکھے ہیں۔ میرے مرشد زادہ اور پیر زادہ کو بھی آپ نے دیکھا ہے کہ قرآن کریم پر کیسا شیدا ہے اور اس کے حقائق و معارف بیان کرنے میں کیسا قابل ہے۔"

(اخبار الحکم ۱۹۱۲ء ۸ جون)

۱۹۱۴ء کے اختلافات کی شدید آندھیوں کے بعد جس میں مخالفین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی آنکھیں تعصب اور ضد کی ریت سے پر ہوگئی تھیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان اقدس ان کی نظروں میں یکدم اپنے سیاسی مصالح کی وجہ سے ختم ہوگئی تھی۔ "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات والا صفات و مناقب نے پھر بھی ان سے خراج تحسین حاصل کیا۔ چنانچہ غیر مبائعین کے آرگن پیغام صلح نے ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء کے اداریہ میں (اختلافات کے بعد) لکھا ہے کہ:

"ہمارے ناظرین ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم صاحبزادہ صاحب (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ۔ ناقل) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور تلون استعداد اور روشن جوہری وسعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں واللہ **علیٰ ما نقول شھید** صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے۔"

افسوس ہے کہ غیر مبائعین کے نہ بڑوں مولوی محمد احسن صاحب مرحوم اور خود پیغام صلح کے ان خیالات کے باوجود جو سراسر حقیقت پر مبنی اور تجربہ کے بعد بیان کئے گئے تھے غیر مبائعین نے کبھی بھی اس بات کا خیال نہ رکھا کہ وہ کم از کم اپنے "پیر زادہ" اور "مرشد زادہ" کے متعلق لکھتے ہوئے حفظ مراتب کا خیال کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات ستودہ صفات کو اس استخفاف سے اللہ کے فضل سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ کیونکہ بقول شاعر ؎

ان یحسدونی فانی غیر لائمھم
قبلی من الناس اھل الفضل قد حسدوا

فدام لی ولھم ما بی وما بھم
ومات اکثرھم غیظاً بما یجدوا

انا الذی یجدونی فی صدورھم
لا ارتقی صعداً منھا ولا ارد

یعنی مجھ سے پہلے صاحب کمال و فضل لوگوں سے حسد کیا گیا۔ اگر مجھ سے بھی وہ حسد کریں تو میں ان کو ملامت نہیں کرتا۔ میرا مرتبہ ہمیشہ برقرار رہا۔ اسی طرح ان کے دلوں میں غیظ و غضب بھی رہا۔ یہاں تک کہ ان میں سے اکثر اسی غیظ و غضب میں اس جہان سے گزر گئے میں وہی ہوں جس کو لوگ ہر وقت اپنے سینوں میں پاتے اور اس سے جلتے رہتے ہیں۔ لیکن نہ تو میری شان اس سے بڑھتی ہے اور نہ گھٹتی ہے۔

احمدی بچوں کی دینی تربیت کیلئے سلسلہ کتب

(از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے)

دینی تعلیم اور مذہبی تربیت ہر احمدی بچے کیلئے اتنی ہی ضروری ہے۔ جیسے جسمانی پرورش کے لئے کھانا پینا۔ مگر یہ تربیت بچوں کو اس وقت تک اچھی طرح نہیں دی جاسکتی۔ جب تک ایسا آسان لٹریچر ان کے ہاتھوں میں نہ دیا جائے۔ جسے وہ بغیر والدین کی اعانت اور بلا استاد کی مدد سے پڑھ سکیں۔ دینیات کا یہ سلسلہ خاص اسی ضرورت کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ جس میں ابتدائی دینیات اسلامی تاریخ۔ اور احمدیت کے اہم مسائل کو بتدریج نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ بیان کر دیا ہے اور کتاب کے پانچوں حصوں میں دین کے ابتدائی ضروری مسائل۔ انبیائے سابقین حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ خلفائے راشدین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دونوں خلیفوں کے مختصر سوانحی حالات بہت دلنشین پیرائے میں تحریر کئے گئے ہیں۔ ہر کتاب کے آخر میں قرآن مجید کی کچھ اخلاقی آیات، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ اخلاقی احادیث کا آسان ترجمہ بھی دیدیا گیا ہے۔ جو اصلاح اخلاق کا بہترین ذریعہ ہیں۔

ان کتابوں میں جگہ جگہ دینی نظمیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ جن سے کتابوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ بلاشبہ یہ سلسلہ ہمارے احمدی بچوں اور ہمارے نوجوانوں کی دینی تربیت، اخلاقی اصلاح اور بچوں کی واقفیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس دینی سلسلہ کے لائق مصنف اور پبلشر دونوں تحسین و آفرین کے مستحق ہیں جنہوں نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا اور ایسا عمدہ دینیات کا سلسلہ ہمارے بچوں کے ہاتھ میں دیا۔ اللہ تعالےٰ ہر دو صاحبان کو اس نیک کام کا بہتر سے بہتر بدلہ دے اور احمدی بچوں کو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمائے۔ اگر ممکن ہو تو یہ سلسلہ تمام احمدی مدارس میں نصاب کے طور پر مقرر کر دیا جائے۔ اور اطفال احمدیہ اور خدام الاحمدیہ میں اس کو رائج کیا جائے۔ اور تمام احمدی والدین اپنے ہر ایک بچے کو اس کا ایک ایک مکمل سیٹ منگوا کر پڑھائیں جب ہی اس کا فائدہ تام اور مکمل ہو سکتا ہے۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا کتب احمدیہ کتابستان ربوہ ضلع جھنگ کے پتے سے منگوائی جاسکتی ہیں ان کی یکجائی کی قیمت ایک روپیہ ہے۔

فتح محمد سیال قائمقام ناظر اعلےٰ ۵/۹/۵۲

انتخاب عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

مکرم ناظر اعلےٰ صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ ضلع سیالکوٹ کی بعض جماعتوں نے ابھی تک اپنے عہدہ داروں کے انتخاب کر کے بغرض منظوری ان کے دفتر میں ارسال نہیں کئے۔ لہٰذا ان جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت کے انتخاب عہدہ داران کو بہت جلدی مکرم ناظر اعلےٰ صاحب ربوہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

قاسم الدین امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

درخواست دعا۔ خاکسار کے دوست محترم داؤد احمد کے والد چوہدری عظمت اللہ خاں صاحب ڈالھوری ہسپتال ہیں گردہ کے اپریشن کیلئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ تسنیم احمد متعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دے۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۱۵۵۴ میں مسمی غلام محمد ولد میاں فتح محمد قوم شیخ پیشہ جلد سازی عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور مسجد احمدیہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پنجاب (پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ صرف جلد سازی پر گذارہ ہے۔ جو مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:- غلام محمد بقلم خود
گواہ شد:- محمد یوسف بقلم خود مسجد فضل لائل پور
گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۱۹۱۴ میں ملک محمد شفیع ولد ملک محمد شریف قوم جٹ کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن بھینی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اسوقت حسب ذیل جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہے۔ ایک مکان سکنی ۱۰ مرلہ میں جو کہ میرے اور میرے چھوٹے بھائی محمد عاشق صاحب کے ساتھ مشترک ہے۔ قادیان محلہ دار الرحمت میں رہ گیا ہے ایک راس بھینس قیمتی مبلغ ۲۰۰/- ایک گھوڑی معہ وچھیرہ قیمتی مبلغ ۲۰۰/- روپے ایک عدد تانگہ معہ گھوڑا قیمتی ۳۰۰/- روپے مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۱۱/- تنخواہ بمعہ الاؤنس ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں داخل کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ محمد شفیع بقلم خود
گواہ شد محمد احمد ثاقب واقف زندگی۔
گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۱۸۱:- میں سید عبد الباسط ولد میر مہدی حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۱۱۱/۸ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ آئندہ جو جائداد ہوگی اس پر اور ترکہ پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ عبد الباسط ۴ میکلوڈ روڈ حال ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد محمد الدین کارکن دفتر وصیت۔
گواہ شد۔ عبد الحمید آصف کارکن دفتر وصیت

نمبر ۱۲۶۰۲ میں دفعدار میجر احمد علی خاں ولد نجابت علی خاں قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چک ۹/۴۹ ڈاکخانہ بورے والا ضلع ملتان صوبہ مغربی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چالیس ایکڑ زمین مزروعہ جس کی قیمت مبلغ ۱۶۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد۔ دفعدار میجر احمد علی خاں بقلم خود
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
دفتر وصیت ربوہ۔
گواہ شد۔ نشان انگوٹھا چوہدری اللہ داد نمبردار چک ۴۳/۵ نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔

نمبر ۱۲۸۱۷:- میں نذیر احمد ولد سلطان احمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۸/۹/۴۹ ساکن محلہ دار الانوار قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور مہاجر آباد موضع ڈوگری مہاں ڈاکخانہ چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ صرف ملازمت پر گذر اوقات ہے جو مبلغ ۴۵/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد پیدا کروں گا یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت یعنی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد۔ بقلم خود نذیر احمد۔
گواہ شد:- ریاض احمد خاں وصیت نمبر ۱۱۳۹۷
گواہ شد:- جمعدار محمد فضل خاں موصی نمبر ۵۳۵۷

نمبر ۱۴۲۲۷ میں نور محمد ولد ولی علی قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال سابق محلہ دار الشکر قادیان حال چک ۵۵/۲-L ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کوئی غیر منقولہ جائداد پاکستان میں نہیں ہے۔ میرے پاس نقد ۲۵۰/- روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ نشان انگوٹھا نور محمد
گواہ شد۔ بشیر احمد پسر موصی۔
گواہ شد۔ حاکم علی سیکرٹری جماعت احمدیہ اوکاڑہ

نمبر ۱۴۳۱۵:- میں جنت خاتون زوجہ غلام حسین قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن حال صادق آباد ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۵۶ حسب وصیت کرتی ہوں۔

میری ذاتی جائداد ماں باپ کی طرف سے کچھ نہیں۔ البتہ خاوند سے حق مہر مبلغ ۱۴۰/- ہے۔ اور زیور کچھ ہے وہ بھی چاندی کے ہیں۔ قیمت اندازاً مبلغ ۲۶/- روپے ہے۔ کل مبلغ ۱۶۰/- روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ سے وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں۔ تو اس کے بھی دسواں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کا ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

الامۃ۔ جنت خاتون
گواہ شد سلطان احمد نورنگر نارم ضلع تھرپارکر سندھ۔
گواہ شد۔ محمد اسحق نورنگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ

اعانت الفضل

شیخ محمد علی صاحب ولد شیخ محمد بشیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۵۶ء بروز اتوار کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے محمد نصیر رکھا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ اور احمدیت اور اپنے والدین کے لئے مبارک ثابت ہو۔ بچے کی پیدائش کی خوشی میں شیخ صاحب موصوف نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل اور مساجد بیرون میں دس روپے دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اس صدقہ جاریہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ دیگر احباب بھی ایسے مواقع پر الفضل کو یاد رکھا کریں

(مینیجر الفضل)

مشرقی پاکستان اسمبلی کا بجٹ سیشن آج سے شروع ہو رہا ہے

طریق انتخاب کے سوال پر ۲۹ ستمبر کو بحث ہو گی

ڈھاکہ ۱۷ ستمبر۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کا بجٹ اجلاس آج سے شروع ہو رہا ہے۔ جس میں وزیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمن بقیہ چھ ماہ کا بجٹ پیش کریں گے۔ پروگرام کے مطابق یہ سیشن ۲ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ ۱۷ ستمبر کو بجٹ پیش ہونے کے بعد ۱۸ و ۱۹ ستمبر کو قانون سازی کے سلسلہ میں بعض دوسرے امور پر غور کیا جائے گا۔ جن میں ایک وہ بل بھی شامل ہے۔ جس کے ذریعہ مشرقی بنگال پبلک سیفٹی ایکٹ کی تاریخ عمل میں لانے کی تجویز ہے۔

۲۱ ستمبر سے بجٹ پر عام بحث شروع ہو گی جو تین دن تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد چھ دن تک مطالبات زر پر علیحدہ علیحدہ بحث ہو گی۔ طریق انتخاب کے متعلق اظہار رائے کے لئے ۲۹ ستمبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

کرایوں میں ۱۵ فیصدی اضافہ

لندن ۱۷ ستمبر۔ یورپ کی ان جہاز راں کمپنیوں نے جن کے جہاز نہر سویز سے گذرتے ہیں۔ اپنے کرایوں میں پندرہ فیصدی کا اضافہ کر دیا ہے۔

تصحیح

الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۵ ستمبر میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مضمون "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وحی الٰہی کے پاک کلمات" کے آخر میں غلطی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تاریخ ولادت ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء لکھی گئی ہے تاریخ ولادت ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

داخلہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

فرسٹ ایئر میں داخلہ لینے کے لئے درخواستیں ۵۶/۹/۲۰ تک مع مصدقہ نقول سندات طلب کی گئی ہیں۔ شرط:- ایف ایس سی میڈیکل سیکنڈ ڈویژن دپ۔ٹ ۵۶/۹/۱۶

ناظر تعلیم ربوہ

ولادت

مورخہ ۱۴/۹/۵۶ بروز جمعۃ المبارک کو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک اور بھائی عطا کیا ہے۔ جو کہ میرے مکرم والد صاحب محمد حنیف صاحب کا تیسرا فرزند اور میرے مکرم دادا مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا ہے۔ احباب میرے عزیز برادر کی درازی عمر، نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمد یونس از سیالکوٹ)

مشرقی پاکستان میں غذائی صورت حال پر قابو پانے کیلئے

چھ نکاتی منصوبے کی منظوری

ڈھاکہ میں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس کا چھ روزہ اجلاس ختم ہو گیا

ڈھاکہ ۱۷ ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس کل ختم ہو گیا کانفرنس نے صوبے میں غذائی صورت حال سے نپٹنے کے لئے ایک چھ نکاتی منصوبہ منظور کیا ہے اس منصوبے کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے اپنے علاقے میں خوراک کے مقامی ادارے کے ناظم ہوں گے۔ اور صوبائی فوڈ کنٹرولر کے مشورے کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دیں گے۔ ایک فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ غذائی کمیٹیاں اور امدادی کمیٹیاں توڑ کر مشترکہ غذائی اور امدادی کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ تیسری تجویز غلہ کی فوری تقسیم کے بارے میں ہے۔ غلہ کے گودام دن رات کھلے رہیں گے۔ جہاں سے بیوپاریوں کو خاص شرطوں پر غلہ مہیا کیا جائے گا۔ جو بیوپاری ایسے علاقوں میں غلہ پہنچانے کا ذمہ اٹھائیں گے۔ جہاں آمدورفت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کے باعث غلہ پہنچانا دشوار ہے انہیں دوسرے بیوپاریوں کی نسبت زیادہ منافع دیا جائیگا۔ جہاں ضروری ہوگا وہاں نقل و حمل کے افسر بھی مقرر کئے جائیں گے۔ نیز جن علاقوں میں ضروری ہوگا کھانا تقسیم کرنے کے لئے لنگر خانے کھولے جائیں گے۔ اور فی لنگر ایک وقت میں دو من اناج مہیا کیا جائے گا۔ وبائی امراض کی روک تھام کیلئے خاص احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔ ان علاقوں کو جہاں خوراک کی بہت کمی ہے خاص علاقے قرار دیا گیا ہے۔ ان کو دوسرے علاقوں پر ترجیح دی جائے گی۔ ان علاقوں میں بھی راشننگ کا طریق رائج کیا جائے گا۔ جو شہروں کے قریب ہیں اور ان میں راشننگ نہیں ہے۔ کانفرنس نے صوبے کو خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنانے کے بارے میں بھی بعض اہم فیصلے کئے ہیں۔ اس ضمن میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ محکمہ زراعت کی از سر نو تنظیم کی جائے۔ تاکہ پیداوار بڑھانے کی سکیمیں زیادہ احتیاط اور توجہ سے بنائی جائیں۔ اور انہیں زیادہ مستعدی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جائے۔

ہندوستان کیلئے ۲۵ جٹ طیارے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ ہندوستان نے ایک برطانوی فرم سے ۲۵ جٹ لڑاکا جہاز خریدنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس بارہ میں آرڈر دیدیئے گئے ہیں۔ ہندوستان کے کارخانوں میں جٹ طیارے بنانے کا انتظام کرنے کے لئے بھی بھارتی حکومت اور ایک برطانوی فرم کے درمیان سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں۔

جبل پور میں ایک اور شخص چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ بھارت کے شہر جبلپور میں فرقہ وارانہ کشیدگی ابھی تک جاری ہے۔ کل ایک شخص کو چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔ اب ہلاک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہو گئی ہے۔

تھل کے علاقے میں ڈیری فارم قائم کی جائے گی

لاہور ۱۷ ستمبر۔ تھل کو ترقی دینے کے لئے وہاں ایک ڈیری فارم قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔

نیز مویشیوں کا ایک ہسپتال بھی قائم کیا جائے۔ جس پر اتنی ہی لاگت آئے گی۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم محمد احمد لطیف بی۔ اے کا امتحان دینے لاہور گیا تھا۔ وہاں چند پرچے دیکر ۵۶/۹/۲ کو ٹائیفائیڈ بخار سے بیمار ہو گیا۔ امتحان سے بھی رہ گیا اور اب تک بیمار ہے۔ تین دفعہ دل، سر اور پیٹ درد کے شدید دورے ہوئے۔ لہٰذا احباب جماعت خصوصاً صحابہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس عزیز کو شفائے کاملہ و عاجلہ اور صحت کلی عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

صاحبزادہ محمد طیب لطیف۔ صدر دارالصدر غربی ربوہ

میری بچی امۃ الحی چند دن سے بخار میں بیمار ہے۔ معزز بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے آمین۔ حلیم بی بی کوٹھی حاجی غلام حیدر دار الصدر ربوہ